بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۰ محرم ۱۳۹۱ھ، ۱۸ امان ۱۳۵۰ ہش، ۱۸ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۶۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل اسہال کی شکایت ہوگئی جس کی وجہ سے ضعف رہا"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۶ امان۔ آج بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اسہال کی شکایت ہوگئی جس کی وجہ سے ضعف رہا۔ احباب جماعت بہت سوز اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سارا دن سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب کینسر کی تکلیف دوبارہ ہوجانیکی وجہ سے بیمار ہوگئی ہیں۔ اور آج کل شیخوپورہ میں اپنے بڑے بیٹے سید حمید احمد شاہ صاحب کے پاس بغرضِ علاج مقیم ہیں۔ احباب کرام ان کی کامل وعاجل شفاء کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

ربوہ میں بجلی کی رَو بند ہونیکا انتہائی تکلیف دہ سلسلہ

ربوہ ۱۷ مارچ۔ ربوہ میں گذشتہ کئی روز سے بجلی کی رَو طویل عرصہ کے لئے بار بار بند ہونے کا سلسلہ اہلِ شہر کے لئے شدید تکلیف کا موجب بنا ہوا ہے۔ پرسوں دن میں کئی گھنٹہ بجلی بند رہی اور پھر رات کو پونے سات بجے سے سوا نو بجے تک بجلی ندارد تھی۔ کل ۱۷ مارچ کو پھر یہی کچھ ہوا۔ دن میں دس بجے سے پون بجے تک اور رات کو پونے سات بجے سے نو بجے تک بجلی کی رَو بند رہی۔ ان ایام میں جبکہ سکولوں اور کالجوں کے طلباء سالانہ امتحانات کی تیاری میں مصروف ہیں۔ بجلی کے نظام میں یہ بے قاعدگی انتہائی تکلیف اور نقصان کا موجب ہے۔ محکمہ بجلی کے متعلقہ افسران کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بے قاعدگی کو فوری طور پر دُور کرکے شہریوں کی تکلیف کا ازالہ کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِنسان گناہ کی طرف کیوں جُھکتا ہے اور گناہ کا خیال پیدا ہی کیوں ہوتا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان اس وقت تک ہی گناہ کرتا ہے جب تک وہ خدا سے بے خبر رہتا ہے

"انسان گناہ کی طرف کیوں جھکتا ہے اور یہ گناہ کا خیال پیدا ہی کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اس وقت تک انسان گناہ کرتا ہے جب تک وہ خدا سے بے خبر رہتا ہے۔ بھلا کیا کوئی شخص جو چوری کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک جاگتا ہو اور روشنی بھی ہو یا اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک سویا ہوا ہو اور ایسا اندھیرا ہو کہ کچھ دکھائی نہ دیتا ہو؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ اس وقت چوری کرتا ہے جب وہ یقین کرتا ہے کہ مالک بے خبر ہے اور روشنی نہیں ہے۔ اسی طرح پر ایک شخص جو گناہ کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ خدا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اس کو اس پر کچھ یقین نہیں ہوتا نہ اس وقت جبکہ اس کو یقین ہو کہ خدا ہے اور وہ اس کے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کو سزا دے سکتا ہے اور یہ علم ہو کہ اگر میں کوئی کام اس کی خلافِ مرضی کروں گا تو وہ اس کی سزا دے گا۔ جب یہ علم اور یقین خدا کی نسبت ہو تو پھر گناہ کی طرف میل اور توجہ نہیں ہو سکتی۔ جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ میں ہمیشہ اس کے ماتحت ہوں اور وہ میری بداعمالیوں کی سزا دے سکتا ہے اور میرے اعمال کو دیکھتا ہے پھر جرأت نہیں کر سکتا۔ جیسے ایک بھیڑ کو بھیڑیئے کے سامنے باندھ دیا جاوے تو کسی دوسرے کے کھیت کی طرف جانا درکنار اس کے سامنے کتنا ہی گھاس کھانے کے لئے ڈالا جاوے تو وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی کیونکہ ایک خوفِ جان اس پر غلبہ کئے ہوئے ہے۔ پس جبکہ خوف ایک وحشی جانور تک اپنا اتنا اثر کر سکتا ہے کہ وہ کھانا تک چھوڑ دیتا ہے تو پھر انسان جب اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے اسی طرح سمجھے اور یقین کرے کہ وہ دیکھتا ہے اور گناہ پر سزا دیتا ہے تو اس یقین کے بعد گناہ کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ صاعقہ کی طرح اس پر گرے گا اور تباہ کر دیگا پس یہ خوف جو خدا تعالیٰ کو بزرگ و برتر اور قدرت والا ماننے سے پیدا ہوتا ہے اس کو گناہ سے بچائے گا اور یہ سچا ایمان پیدا کرے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰۹-۳۱۰)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ امان ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ جلالی اور شانِ جمالی

جس زمانے کے مسلمانوں کو سورہ صف میں خطاب کیا گیا ہے اس زمانہ کے مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہوگا وہ بہت سے فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہونگے اور وہ فرقے آپس میں برسرِ جنگ ہوں گے اور ایک محاذ پر جمع ہو کر دشمنوں کا مقابلہ نہیں کریں گے اس زمانہ میں شانِ جمالی کا خاص طور پر ظہور ہو گا جو ایک طرف تو خود مسلمانوں کو باہم اتحاد پیدا کرنے کا ذریعہ ہوگی اور دوسری طرف غیر مسلموں کے دلوں میں جس وجہ سے نفرت پیدا ہو گئی ہوگی اس کو دور کرے گی کیونکہ اس زمانے کے معترضین اسلام پر یہ الزام لگائیں گے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے اور خود مسلمان بھی ایسے خود ساختہ مسائل کے قائل ہوں گے جن سے غیر مسلموں کے مندرجہ بالا اعتراض کو تقویت ہوگی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پھر آپؐ کے مبارک ناموں میں سرّ یہ ہے کہ محمدؐ اور احمدؐ جو دو نام ہیں ان میں وہ جدا جدا کمال ہیں۔ محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے۔ کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے۔ پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے مگر احمد کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا ہے۔ کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے وہ اپنے محبوب اور معشوق کی تعریف کرتا ہے۔ اس لئے جیسے محمد محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے اسی طرح احمد عاشقانہ شان میں ہو کر غربت اور انکساری کو چاہتا ہے۔ اس میں ایک سرّ یہ تھا کہ آپ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں میں کر دی گئی ایک تو مکی زندگی جو ۱۳ برس کے زمانہ کی ہے اور دوسری وہ زندگی جو مدنی زندگی ہے اور وہ ۱۰ برس کی ہے۔ مکہ کی زندگی میں اسم احمد کی تجلی تھی۔ اس وقت آپؐ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا اور طلب استعانت اور دعا میں گزرتی تھی۔ اگر کوئی شخص آپؐ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ جو تضرع اور زاری آپؐ نے مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کر سکے گا۔ پھر آپؐ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی۔ بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔ خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپؐ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھکر ایک لذت اور سرور آ چکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے۔ تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔ غرض دنیا کی اس حالت پر گریہ وزاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ اسی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ یہ آپ کی متضرعانہ زندگی تھی اور اسم احمد کا ظہور تھا۔ اس وقت آپ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے۔ اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمدؐ کی تجلی کے وقت ہوا۔ جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے۔ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۸، ۱۷۹)

چنانچہ علامہ اقبال نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ جلالی اور جمالی کا اس طرح ذکر کیا ہے۔ ؎

ہو چکا اسلام کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

شانِ جلالی کے دور میں جو مسلمانوں کو تلوار سے جہاد کرنا پڑا اس کو غلط سمجھنے کی وجہ سے ہی غیر مسلموں اور اکثر مسلمانوں میں جہاد کے متعلق غلط فہمیاں پیدا ہوئیں اور یہ اتنی بڑھیں کہ شانِ جلالی کے دور میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے جو شانِ جمالی کا اظہار کیا وہ مسلمانوں کی جلالی فتوحات کے ہجوم میں دب گیا۔ حالانکہ آپ کے صحابہ کرامؓ اور بعد کے آنیوالے مسلمان فاتحین نے اکثر شانِ جمالی کا بھی اظہار کیا۔ چنانچہ اسلام کی تاریخ میں مسلمان بادشاہوں کی اعلیٰ سیرت کے بھی کثرت سے نمونے ملتے ہیں۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ بعض مسلمان حکمرانوں اور بادشاہوں نے

(باقی صـ۵ پر)

افریقہ جانیوالے

چلے ہیں گھروں سے خدا کے سپاہی
وفا کے مسافر محبت کے راہی
جبینوں پہ نورِ محمدؐ کی کرنیں
زبانوں پہ جاری کلامِ الٰہی
ہے ان کی نگاہوں میں ضربِ خلیلی
یقینی ہے اب بتکدوں کی تباہی
یہ گاڑیں گے جا کر محمدؐ کا جھنڈا
یہ دیں گے مسیح الزماں کی گواہی
نئی جان ڈالیں گے مردہ تنوں میں
دوا ہے دمِ سجدۂ صبح گاہی
نہیں فرق کچھ ان کے دنیا و دیں میں
نہ حجرہ نشیں ہیں نہ ہیں خانقاہی
ہے تنویرؔ بھی خوب بندہ خدا کا
ملی ہے اسے فقر کی بادشاہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

مغربیّت کے اثرات کو مٹانے اور اسلامی روایات کو رائج کرنے کیلئے

تقویم ہجری شمسی کی ترویج

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم کارنامہ

(مرتبہ:۔ شیخ خورشید احمد)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنی اس تقریر کے بعد جنوری ۱۹۳۹ء کے آغاز میں ہی تقویم ہجری شمسی کی ترویج کے لئے ایک سب کمیٹی قائم فرمائی جس کے ممبر حضور نے مندرجہ ذیل احباب کو نامزد فرمایا:۔

۱۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ

۲۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

۳۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلال پوریؓ۔

۴۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل۔

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری چونکہ پہلے ہی از خود ایک قمری تقویم تیار کر رہے تھے اور اس معاملہ میں بہت عبور رکھتے تھے اس لئے کمیٹی نے تقویم کا ڈھانچہ تجویز کا کام آپ ہی کے سپرد کیا۔ چنانچہ آپ نے ایک خاکہ تجویز کیا جس پر کمیٹی نے غور کیا اور پھر اپنی سفارشات کے ساتھ اسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے جنوری ۱۹۴۰ء کے آغاز میں اس کی منظوری عطا فرمائی اور یوں حضور کی تحریک اور توجہ سے ہجری شمسی تقویم رائج ہوئی اور مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت پوری ہوئی۔

اس تقویم کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ مہینوں کے نام ایسے تجویز کئے گئے جن سے اسلامی تاریخ کے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے اہم واقعات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ہجری شمسی تقویم کی منظوری اور اجراء کے سلسلے میں حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلال پوریؓ نے ایک اہم مضمون رقم فرمایا جس میں آپ نے بتایا کہ تقویم ہجری شمسی کے اجراء میں کئی امور کو پیش نظر رکھا گیا اور ہجری شمسی مہینوں کے جو نام تجویز کئے گئے ان کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ اس مضمون کے چند اہم حصے افادہ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ احباب کو اور بالخصوص جماعت کی نئی نسل کو اس تقویم کی ضرورت و اہمیّت کا علم ہو سکے۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے تحریر فرمایا کہ:۔

تقویم ہجری شمسی کی ترتیب و تجویز

ہجری شمسی تقویم کے مرتب کرنے کے ساتھ تعلق رکھنے والے ضروری امور پر غور کر کے اس بارے میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے حضرت سیّدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۹ء کے اوائل میں ایک کمیٹی مقرر فرمائی اور اس کے چار ممبر متعین فرمائے۔۔۔۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس کیلنڈر کا ڈھانچہ تیار کر کے پیش کیا جائے اور اس میں دوسرے مروجہ شمسی کیلنڈروں کی نسبت مروجہ عیسوی کیلنڈر کو مقدم طور پر سامنے رکھا جائے۔ (جو درحقیقت عیسوی کیلنڈر نہیں بلکہ رومی کیلنڈر ہے جسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے ۵۲۷ سال بعد صرف اس قدر تبدیلی کے ساتھ کرسچین کیلنڈر بنا لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل کے سالوں کے اعداد اس میں سے کم کر دیئے اور بس) لیکن چونکہ اس کے کئی ایک مہینوں کے نام مشرکانہ ہیں اس لئے مہینوں کے نام کوئی اور تجویز کئے جائیں جو مناسب اور موزوں ہوں اور عیسوی کیلنڈر کی اصلاح کے لئے جو تبدیلی اس میں عیسائیوں نے کی ہے جس کے ماتحت اس کیلنڈر کو اب چلایا جا رہا ہے اس مجوزہ کیلنڈر میں شروع سے ہی ملحوظ رکھا جائے۔۔۔ چنانچہ میں نے اس کا ایک خاکہ مرتب کر کے کمیٹی کے آگے پیش کیا۔ اور کمیٹی نے اس کے ساتھ اپنی رائے شامل کر کے اُسے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے اس کے متعلق تمام ممبران کی آراء سن کر حسب ذیل فیصلہ فرمایا:۔

مروجہ عیسوی کیلنڈر کا کوئی نیا سال جس روز سے شروع ہوگا اسی روز سے ہجری شمسی سال کا آغاز شمار ہوگا۔ اور سال کے دنوں کی تقسیم بھی مہینوں پر مروجہ عیسوی کیلنڈر کی طرح ہی ہوگی اور لیپ سال بھی وہی شمار ہوں گے جو مروّجہ عیسوی کیلنڈر میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور پہلے ہجری شمسی سال کا آغاز بھی ۶۲۲ء کے آغاز کے وقت سے محسوب ہوگا۔ لیکن چونکہ عیسوی کیلنڈر کے سابقہ طریق شمار میں غلطی سے ہر صدی میں لیپ کے ۲۵ سال گنے جاتے تھے اور ساتویں صدی کے آغاز کے وقت تک اس غلطی کی وجہ سے تین دن زائد شمار ہو چکے تھے اس لئے سنہ ۱ ہش (ہجری شمسی) کے آغاز کے دن کی عیسوی تاریخ یکم جنوری ۶۲۲ء نہیں بلکہ ۲۹ دسمبر ۶۲۱ء محسوب ہوگی۔۔۔۔۔ مروجہ عیسوی کیلنڈر کے کسی سال اور کسی مہینہ کے آغاز کے دن اور اس کے مقابل کے ہجری شمسی سال اور مہینہ کے آغاز کے دن میں اب کوئی فرق نہیں ہوگا۔ اور ۱۳۱۹ ہش کے آغاز کا دن وہی محسوب ہوگا جو ۱۹۴۰ء کے آغاز کا دن تھا۔

ہجری شمسی مہینوں کے نام

ہجری شمسی سنہ کے مہینوں کے نام حضور نے حسب ذیل منظور فرمائے ہیں:۔

۱۔ ماہ صلح بمقابل جنوری:۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رؤیا کی بنا پر تین ہزار صحابہ کرامؓ کی معیّت میں عمرہ کے لئے بیت اللہ شریف کی طرف روانہ ہوئے مگر کفّار قریش مزاحم ہوئے۔ اس وجہ سے حدیبیہ کے مقام سے آپ کو واپس ہونا پڑا۔ لیکن اس موقعہ پر ان لوگوں کے ساتھ آپ کا ایک صلح کا معاہدہ ہوگیا جس کا نام اللہ تعالیٰ نے فتح مبین رکھا ہے۔ اس صلح کے نتیجہ میں لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے شروع ہوگئے گویا دریا کا بند ٹوٹ گیا۔

۲۔ ماہ تبلیغ بمقابل فروری۔ اس مہینہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہوں کی طرف تبلیغی خطوط ارسال فرمائے اور انہیں اسلام کی دعوت پہنچائی۔

۳۔ ماہ امان بمقابل مارچ۔ اس مہینہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں، تمہارے مالوں اور تمہاری عزّت وآبرو کو ویسی حرمت بخشی ہے جیسی کہ اس نے حج کے دن کو، حج کے مہینہ کو اور حج کے مقام مکّہ معظّمہ کو حُرمت عطا کی ہے۔

۴۔ ماہ شہادت بمقابل اپریل۔ اس مہینہ میں دشمنانِ اسلام نے دھوکہ اور غدّاری سے کام لے کر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ درخواست کر کے کہ ہمیں دین اسلام کی تعلیمات سکھانے کے لئے ہمارے ہاں معلّم اور مبلغ بھیجے جائیں اور اس طرح اکابر صحابہؓ کو اپنے ہاں بُلا کر بے دردی کے ساتھ انہیں شہید کیا اور ایک مہینہ میں دوبارہ یہ غدّاری کی۔ ایک تو رجیع کے مقام پر جہاں آپؐ نے چھ یا سات اکابر صحابہ کرام کو بھیجا تھا۔ جن میں سے ایک یا دو کو تو ان لوگوں نے پکڑ کر قریش کے پاس جا کر بیچ دیا اور باقی سب کو شہید کر دیا اور دوسرے بئر معونہ کے مقام پر، جہاں آپؐ ابو براء کلابی رئیس بنی کلاب کی درخواست پر اور اس کی ذمہ داری پر ستر انصار کو جو نہایت مقدس لوگ اور قرآن کریم کے حافظ اور ماہر تھے، ان لوگوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے بھیجا۔ ان لوگوں نے سوائے ایک انصاری کے جسے وہاں کے سردار نے ایک غلام کو آزاد کرنے کے متعلق اپنی ماں کی نذر پوری کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا باقی تمام کو شہید کر دیا۔

۵۔ ماہ ہجرت بمقابل مئی۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیّبہ میں قیام اختیار فرمایا۔

۶۔ ماہ احسان بمقابل جون۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی طیّ کے اسیروں کو حاتم کے ساتھ ان کی قومی نسبت کی وجہ سے ازراہ کرم واحسان آزادی بخشی۔

۷۔ ماہ وفا بمقابل جولائی۔ اس مہینہ میں غزوہ ذات الرقاع ہوا تھا جس میں سفر کی شدّت اور سواری کی کمی کی وجہ سے پیدل چلنے کے باعث صحابہ کرامؓ کے پاؤں چھلنی ہو گئے اور صحیح بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہؓ کے پاؤں کے ناخن بھی جھڑ گئے اور انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اور پاؤں پر لپیٹ لپیٹ کر اس کا راستہ طے کیا اور اسی وجہ سے اس مہم کا نام ذات الرقاع مشہور ہو گیا اور اسی موقع پر صلوٰۃ الخوف کا حکم نازل ہوا۔ غرض اس جنگ میں بھی صحابہ کرامؓ نے خارق عادت طور پر اپنے صدق وصفا اور تسلیم ورضا کا نمونہ دکھایا تھا۔

۸۔ ماہ ظہور بمقابل اگست۔ اس مہینہ میں جنگ موتہ کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے بیرون عرب میں اسلام کی اشاعت اور ظہور یعنی غلبہ کی بنیاد رکھوائی۔ اس واقعہ سے قبل آپ نے ہرقل کے مقرر کردہ امیر بصریٰ کی طرف حضرت حارث ابن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک تبلیغی خط بھیجا تھا جب وہ موتہ کے مقام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچے تو شرجیل غسانی نے انہیں باندھ کر قتل کر دیا جس پر حضورؐ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی امارت کے تحت تین ہزار صحابہ کرام کی فوج وہاں بھیجی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو اس کی جگہ جعفرؓ بن ابی طالب لے لے۔ وہ شہید ہو جائے تو عبداللہؓ بن رواحہؓ اس کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور وہ شہید ہو جائے تو مسلمان اپنے میں سے کسی کو امیر بنا لیں اور اسی ترتیب سے وہ اس جنگ میں شہید ہوئے۔

۹۔ ماہ تبوک بمقابل ستمبر۔ اس مہینہ میں جنگ تبوک کے موقعہ پر مخلصین کے اخلاص کا مختلف صورتوں میں امتحان ہوا۔ اور انہوں نے اپنے اپنے رنگ میں اعلیٰ سے اعلیٰ جوہر ایمان دکھائے۔

۱۰۔ ماہ اخاء بمقابل اکتوبر۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں سے ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کے درمیان خاص طور پر اخوت کا تعلق قائم کیا جس کے نتیجہ میں مہاجرین اور انصار کے تعلقات سگے بھائیوں سے بھی بڑھ گئے۔

۱۱۔ نبوّت بمقابل نومبر۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو منصب نبوت و رسالت بخشا۔

۱۲۔ ماہ فتح بمقابل دسمبر۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فتح مکّہ کے موقعہ پر اپنے خونخوار دشمنوں کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر عفو عام کا اعلان فرمایا۔"

(الفضل ۲۶ جون ۱۹۴۰ء)

جماعت کے سب احباب کو چاہیئے کہ وہ ہجری شمسی تقویم کی ترویج کی زیادہ سے زیادہ کوشش فرمائیں۔ بلکہ دیگر مسلمان بھائیوں پر بھی اس کی اہمیت اور افادیت واضح کرنے کی کوشش کریں۔

ذکرِ الٰہی

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک ڈی۔ ڈیرہ غازیخان)

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے متعلق فرماتا ہے۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ۔ یعنی میرے بندے وہ ہیں جن کو بیع و تجارت یا دوسرے کاروبار میرے ذکر سے غافل نہیں کرتے۔ اور اگر وہ دنیاوی کاموں میں مصروف بھی ہوں۔ تو پھر وہ ذکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں۔ دست بکار و دل بایار والی بات ہوتی ہے۔ عارفوں کا مقولہ ہے۔ جو دم غافل سو دم کافر۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے۔ عبادت تو اللہ تعالےٰ کی یاد اور اس کے ذکر کا دوسرا نام ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ فَاِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ..... یعنی جب جمعہ کی اذان ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کے ذکر کے لئے جلدی سے مسجد میں آ جاؤ۔ یہاں نماز کو اللہ تعالےٰ کا ذکر کہا اور جب جمعہ کی نماز ختم ہو جائے۔ تو اپنے اپنے کام پر چلے جاؤ۔ اور پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔ غرض سب عبادتوں کا خلاصہ اس کی یاد اور اس کا ذکر ہی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ذاکر بندے ہی اللہ تعالےٰ کو پیارے ہیں۔ چاہے وہ مردوں میں سے ہوں یا عورتوں میں سے۔ اور ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ وَالذّٰكِرٰتِ۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ پس اللہ تعالےٰ کے ذکر میں بہت برکات ہیں۔ جس مجلس میں اللہ تعالےٰ کا ذکر ہو۔ اس مجلس کی طرف خود خدا تعالےٰ متوجہ ہو جاتا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے۔ کہ ان سب کے لئے میری طرف سے مغفرت لکھ دو۔ انبیاءؑ صلحائے ذکر اللہ پر بہت زور دیا ہے۔ کہ اس سے قلب کی صفائی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے۔ جب اس کا بار بار ذکر ہوگا۔ اور اس کی حمد و ثنا ہو گی تو اللہ تعالےٰ سے قرب بڑھے گا۔ اور جب قرب بڑھے گا۔ تو اللہ تعالےٰ کے انعامات بھی ہوں گے۔ کیونکہ انعامات مقربین کو ملتے ہیں۔ غیروں کو کون نوازتا ہے۔ یا ان سے کھل کر بات کرتا ہے۔ جب بندہ خدا کو یاد کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ بھی بندہ کو یاد کرتا ہے۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ۔ اور جس بندہ کو یاد کرے۔ اس کی خوش قسمتی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب۔ کو فرمایا کہ میرا قرآن سُنو۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اُبی کو قرآن سناؤ۔ اُبی نے کہا۔ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں مگر یہ تو فرمائیے کہ کیا خدا تعالےٰ نے میرا نام لیکر کہا تھا کہ اُسے سناؤ۔ فرمایا۔ ہاں ہاں اللہ تعالےٰ نے تمہارا نام لیکر کہا تھا۔ کہ اُبی کو سناؤ۔ اُبی یہ سنکر خوشی سے سجدہ میں گر پڑے۔ اور کہا قربان جاؤں۔ میرے رب نے مجھے میرے نام سے یاد کیا ہے یہ میری کتنی خوش قسمتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنا ذکر بہت پسند ہے۔ چونکہ وہ سراپا حسن ہے جس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی اس کی تعریف کرنے والا ہو۔ اور اس پر نثار ہونے والا ہو۔ کسی نے خدا تعالےٰ کے متعلق کہا ہے ؎

من ہمے دانم کہ مے خواہد دلش
کہ بود غوغا بگرد منزلش

یعنی اللہ تعالےٰ کی یہ خواہش ہے۔ کہ اس کے گھر کے گرد اس کے عشاق اور طلبگاروں کا غوغا ہو۔ اور وہ اسے پکار رہے ہوں۔ لبیک اللّٰھم لبیک اللّٰھم لبیک حج کیا ہے۔ یہی کہ حسنِ ازل کے طلبگار کفنی پہنے۔ سر منڈائے۔ ننگے پیر۔ جلوہ گاہِ حسن کے گرد اپنے محبوب رب کو پکار رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں اشکبار ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ یہی سوز اور گداز اپنے محبوب کے جذبہ رحم و کرم کو کھینچ لاتا ہے۔ اور وہ اس کی نگاہِ کرم سے فیضیاب ہو جاتے ہیں۔ جب بندہ کی آواز میں سوز ہو۔ اور صدا دردناک بن جائے۔ تو یہ کیفیت رحمت کے تاروں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ رحمت بڑھ کر اپنے بندہ کو آغوش میں لے لیتی ہے۔ اور وہ بامراد ہو جاتا ہے

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ یعنی تمہیں میرے ذکر سے غافل کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ ایک مال اور دوسری اولاد۔ مال میں بیویاں بھی شامل ہیں۔ مال کی کثرت یا مال کی طلب انسان کو خدا کے ذکر کی طرف نہیں آنے دیتی۔ اور وہ ہر وقت اسی جستجو میں رہتا ہے۔ کہ اُسے مال و دولت کثرت سے مل جائے۔ تاکہ وہ عیش کی زندگی گذار سکے۔ دوسرے اولاد بھی اس کو خدا کی یاد سے غافل کر دیتی ہے۔ وہ یوں۔ کہ وہ ہر وقت ان کی سود و بہبود میں لگا رہتا ہے۔ اور ناجائز وسائل بھی اختیار کرنے سے نہیں چوکتا۔ اور یہی چاہتا ہے۔ کہ اُن کے لئے بہت سا مال چھوڑ جاؤں۔ پس انسان کو مال اور اولاد کے فتنہ سے خبردار کیا گیا ہے۔ تاکہ یہ چیزیں اُسے خدا کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "کوئی شخص اللہ تعالےٰ سے سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو۔ باوجود مال کے مفلس و محتاج نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ ذکر کا مستحق اس لئے ہے۔ کہ اس کے انسان پر اتنے احسانات ہیں۔ کہ وہ انہیں شمار بھی نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ اس کے وہم میں آ سکتے ہیں۔ اتنی رحیم و کریم اور محسن ذات کے لئے اگر حمد و ستائش نہ ہو۔ تو کتنی ناشکر گزاری ہے۔ پس وہ ذات جس سے انسان کا سچا اور حقیقی تعلق ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور صرف اُسی کی خوشنودی سے انسان کی نجات وابستہ ہے۔ تو اسکی عنایتوں کا تقاضا یہی ہے۔ کہ اس کی حمد و ثنا میں انسان ہمیشہ اور ہر آن رطب اللسان رہے۔ اور یہی کم سے کم شکر گزاری ہے۔ جو انسان کی طاقت میں ہے۔ ورنہ اس کی ثنا کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

؎ باغ عالم میں نہیں کون ثنا خواں تیرا
ذکر کرتا ہے ہر اک مرغ خوش الحان تیرا
کون عالم میں نہیں ایسا جو نہیں سر بسجود
کس کی گردن کو جھکاتا نہیں احسان تیرا

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے بابرکت ہونے میں کیسے شک ہو سکتا ہے جب کہ یہ تحریک خود اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دل میں القاء فرمائی پھر ساتھ ہی اس کی کامیابی کی بشارت بھی دے دی اب ہمارا فرض ہے کہ تھوڑی سی توجہ کر کے اور اپنے وعدوں کی ادائیگی کر کے اس مبارک تحریک میں جو قرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے شامل ہو جائیں اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

میرے نسبتی بھائی مکرم محمد رشید صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی ریڑھ کی ہڈی کا میو ہسپتال لاہور میں کامیاب اپریشن ہوا ہے احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سردار محمد کاتب الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم غلام رسول صاحب ٹھیکیدار مرحوم و مغفور کا ذکرِ خیر

(محترم ماسٹر عطا محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲)

قبولیت دعا کے چند ایک واقعات

مرحوم نے مجھے بتایا کہ ریاست بہاولپور میں ایک بنگلہ لاڈم سر کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں سے بہاولپور آنے کے لئے رستہ ریگستانی ہے اور ۱۲ میل کا فاصلہ ہے اور اگر نہر کی پٹڑی سے آئیں تو ۳۰ میل کے فاصلہ ہے۔ میں نے لاڈم سر سے سیدھا بہاولپور آنے کا ارادہ کیا۔ جب میں نصف سفر طے کر چکا۔ تو راستہ بھول گیا۔ ریت کے ٹیلوں میں جو پہاڑوں کی شکل میں تھے مارا مارا پھرتا رہا اور تھک گیا اور مایوس ہو گیا کہ اب شام ہو گئی ہے۔ اب میرا بچنا مشکل ہے۔ اس وقت میں نے اسی جگہ بیٹھ کر دعا کی کہ یا الٰہی تیرے مسیح کا ایک غلام آج ایک مشکل میں پھنس گیا ہے۔ تو رہبری کر۔ یہ دعا کرکے میں ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس ٹیلے کے نیچے سے نہر بہہ رہی ہے نہر کو دیکھ کر پہلے تو میں نے سجدہ کیا اور اللہ تعالے کا شکر ادا کیا اس کے بعد میں نہر کی پٹڑی پر چل کر بہاولپور پہنچ گیا

۲۔ میرے خسر بابو فضل الدین صاحب مرحوم ریاست بہاولپور میں صادق پور ایک بستی میں اوورسیر تھے میں ان سے ملنے کے لئے بہاولپور سے تحت محل کے سٹیشن پر اتر کر وہاں جانا چاہتا تھا تحت محل سے صادق پور بذریعہ سڑک ۱۲ میل تھا اور سیدھا راستہ صرف ۹ میل تھا۔ میں نے سیدھے رستے سے جانا تھا۔ اس رستہ میں ایک بڑی نہر تھی۔ جس کے اوپر ایک رسہ باندھا ہوا تھا اس رسے کو پکڑ کر وہ نہر عبور کرنا پڑتی تھی۔ شام کا وقت ہو چکا تھا۔ سخت بارش تھی جھکڑ تھا اور اندھیری تھی۔ جب میں نہر سے پار ہوا تو ایک میل رستہ ایسا تھا کہ اس پر صرف ایک آدمی ہی چل سکتا تھا۔ ارد گرد کانٹے دار جھاڑیاں تھیں۔ اور ایک میل رستہ بالکل سفید میدان تھا۔ میں نے دعا کی کہ یا الٰہی میں نے غلطی کی ہے اس جنگل۔ بارش اور اندھیری میں تو ہی مجھے رستہ بتلا۔ یہ دعا کرنے کے بعد میں چل پڑا۔ اس تنگ راستہ میں مجھے یوں معلوم ہوا کہ کوئی شخص لالٹین لئے میرے آگے آگے جا رہا ہے۔ اس روشنی کی وجہ سے وہ رستہ جس میں پانی بھرا ہوا تھا مجھے خوب نظر آتا رہا۔ اور میں اطمینان سے چلتا رہا۔ جب جنگل ختم ہوا اور میدان آیا۔ اس میدان میں بھی میں رستے پر چلتا رہا اور روشنی میرے آگے آگے چلتی رہی جب میں صادق پور کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ تو میرے منہ سے یہ نکلا کہ اب میں پہنچ گیا۔ یہ کلمہ میرے منہ سے نکلا تھا کہ آگے اندھیرا ہو گیا۔ اور مجھے معلوم نہ ہوتا تھا کہ میں نے کدھر جانا ہے۔ اس پر میں نے استغفار کیا اور پھر اللہ تعالے سے دعا کی۔ کہ یا الٰہی مجھے میرے گھر پہنچا۔ میں یہ دعا کر ہی رہا تھا۔ کہ یکدم بجلی چمکی جس کی چمک سے ہمارے گھر کے قریب جو مسجد تھی اس کا گنبد مجھے نظر آ گیا۔ اور اس کو دیکھ کر میں جلدی ہی اپنے گھر پہنچ گیا۔ فالحمد للہ رب العلمین

۳۔ ایک دفعہ میں لاڈم سے بہاولپور جا رہا تھا۔ ۳۰ میل کا فاصلہ تھا۔ جب میں نے ۲۰ میل سفر طے کر لیا۔ تو وہ نہر کا ہیڈ آیا۔ جس کو عبور کر کے میں نے بہاولپور کی طرف جانا تھا۔ تو میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس ہیڈ سے اگر مجھے مچھلی مل جائے۔ تو میں حافظ نصیر محمد خاں صاحب کے لئے لے جاؤں۔ میں سائیکل پر سوار تھا کہ نہر کے پانی میں سے ایک مچھلی قریباً چار پانچ سیر پختہ کی میرے سائیکل کے پہیہ کے نیچے آ گئی۔ میں نے فوراً سائیکل سے اتر کر اسے پکڑ لیا اور سائیکل پر باندھ کر بہاولپور کی طرف روانہ ہو گیا جب میں بہاولپور پہنچا تو سخت گرمی اور تھکاوٹ کی وجہ سے سخت نڈھال ہو رہا تھا۔ آتے ہی میں نے حافظ صاحب کے مکان پر دستک دی اور ساتھ ہی کہا کہ میں آپ کے لئے مچھلی لایا ہوں حافظ صاحب نے میری آواز سنکر قریباً ۱۰ منٹ تک دروازہ نہ کھولا۔ میں لگاتار آوازیں دیتا رہا۔ آخر جب دروازہ کھولا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے آپ نے مجھے اتنی دیر دھوپ میں کھڑا رکھا۔ حافظ صاحب نے فرمایا مچھلی کا نام سنتے ہی میں سجدے میں گر گیا تھا۔ کیونکہ آج میرا دل مچھلی کو بہت چاہتا تھا اور میں نے دو دفعہ سارے شہر کا چکر کاٹا۔ مگر مچھلی کہیں نہ ملی افسردہ ہو کر گھر آ گیا۔ جب آپ نے مچھلی کا نام لیا۔ تو میں نے شکرانے کا سجدہ کیا کہ اللہ تعالے نے میری خواہش پوری کر دی۔ مجھے بھی اس واقعہ سے بہت لطف آیا کہ اللہ تعالے نے میری بھی ایک خواہش پوری کر دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۴۔ میرے چھوٹے لڑکے عزیز عبد السمیع ایم ایس سی پروفیسر گورنمنٹ کالج رحیم یار خاں کے گھر لڑکی پیدا ہوئی اور فوت ہو گئی۔ اس کے چند ماہ بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک خط ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ عبد السمیع کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اور میں خواب میں ہی اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ خط آیا ہے کہ عبد السمیع کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میری بیوی نے کہا کہ پھر تو آپ کو بہت سی مٹھائی تقسیم کرنی چاہیئے یہ خواب میں نے صبح اپنے گھر میں سنائی اور عبد السمیع کو خط لکھ دیا۔ کہ آپ کے گھر لڑکا پیدا ہو گا۔ اس خواب کے پانچ چھ ماہ بعد عبد السمیع کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام عبد الشکور رکھا گیا میرا یہ خط میرے لڑکے کے پاس محفوظ ہے اور اس نے بڑی حفاظت سے رکھا ہوا ہے

۵۔ جب تعلیم الاسلام کالج کی عمارت بن رہی تھی اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور دیگر کاروبار شروع تھے۔ ایک دفعہ ایک واقعہ کی بناء پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے (جو اس وقت کالج کے پرنسپل تھے) مجھے کچھ رنجش سی پیدا ہو گئی میں افسوس کی حالت میں کھبٹہ پر جو مکان بنایا ہوا تھا اسکے اندر چلا گیا۔ اور چارپائی پر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر کے لئے مجھے اونگھ آ گئی۔ اس اونگھ میں میں کیا نظارہ دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک مکان کے ارد گرد چاروں طرف مکانات بنے ہوئے ہیں اور درمیان میں صحن خالی ہے۔ وہاں ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ اس پر دو کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ نے کھڑے ہو کر لیکچر دیا اور وہاں سے چبوترے پر آ بیٹھے۔ لوگوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اس کرسی پر بیٹھ گئے انہوں نے لیکچر دیا اور وہاں سے چبوترے پر آ بیٹھے۔ آپ سے بھی لوگوں نے مصافحہ کیا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور غم و غصے کی حالت جاتی رہی۔ اس کے کئی سال کے بعد بعینہٖ اسی طرح جلسہ ہوا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ نے تقریر کی اور چبوترہ پر بیٹھ گئے اور لوگوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تقریر کی۔ اور لوگوں نے آپ سے بھی مصافحہ کیا۔ اس کے بعد میرے دل سے رنجش کے تمام جذبات دور ہو گئے اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا غیر معمولی احترام کرنے لگا۔ اور حضور کے خلیفہ بننے پر میری خواب کا دوسرا حصہ بھی ہو بہو پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ رب العلمین۔ وہ جلسہ غالباً کالج کے ہوسٹل میں ہوا تھا اور انصار اللہ کا کوئی اجتماع تھا

غرض رویائے صالحہ کی نعمت سے اللہ تعالے نے مرحوم کو بڑی فراخدلی سے نوازا تھا۔ اور مرحوم کا وجود فی الواقعہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ جو ہم سے چھین گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے مرحوم کو اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو نہ صرف صبر جمیل عطا کرے بلکہ مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی بھی توفیق بخشے۔
آمین ثم آمین

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

شانِ جلالی اور شانِ جمالی

اسلام کے نام پر محض دنیا کے لئے جنگیں کیں اور ان کا نام جہاد رکھا جس سے اسلام کے متعلق یہ غلط فہمی اپنوں اور غیروں کو ہوئی کہ اسلام کی توسیع کے لئے تلوار کا استعمال کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں بھی اسلام کی توسیع اور اشاعت کا کام بادشاہوں نے نہیں کیا بلکہ ان درویشوں نے کیا جو معلوم دنیا کے تمام ملکوں میں بے سرو سامانی کے ساتھ محض اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے پھیل گئے اور نہایت مصائب اٹھا کر اسلام کا جھنڈا بلند کرتے آئے۔ گو ان کا کام اگرچہ نہایت شاندار ہے مگر مسلمان حکمرانوں اور بادشاہوں کی فتوحات کی وجہ سے یہ کام عوام میں نمایاں نہیں رہا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دنوں کے اندر اندر تحریری طور پہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۳۴۳

میں زکیہ سلطانہ زوجہ محمد یعقوب صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ہانڈو گوجر ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) زیورات طلائی وزن ۲۵ تولے مالیتی ۳۵۰۰.۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰.۰۰ روپے (۳) زرعی زمین واقع موضع ہانڈو ۳ ایکڑ۔ مالیتی ۱۲۰۰۰.۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: زکیہ سلطانہ اہلیہ محمد یعقوب صاحب موضع ہانڈو گوجر۔ ضلع لاہور۔

گواہ شد: محمد یعقوب خاوند موصیہ۔ موضع ہانڈو گوجر۔

گواہ شد: منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

مسل نمبر ۲۰۳۴۴

میں رکھو بی بی۔ بیوہ چوہدری ھنگو صاحب مرحوم قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن لاہور حال ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۔۔ ۳۲ روپے

۲۔ نقد ۔۔ ۔۔ ۵۰ روپے

۳۔ زیور نقرئی وزنی ۲ تولے مالیتی ۔۔ ۱۰ روپے

۴۔ زیور طلائی وزنی ۱ ماشہ مالیتی ۔۔ ۱۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رکھو بی بی معرفت ممبری احسان الٰہی مسکین پورہ لاہور

گواہ شد: صدر احمد منور ابن مہر الدین شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: ادریس احمد ولد مہر الدین کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۴۵

میں شیخ محمد عثمان ولد میاں کریم بخش صاحب قوم شیخ پیشہ وکالت عمر ۳۵ سال بیعت ۳۰۔ ۹/۶۲ ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ ایک قطعہ مکان پختہ یک منزلہ بر قبہ ایک مرلہ واقعہ چنیوٹ مالیتی ۲۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: شیخ محمد عثمان سکنہ فلیٹ نمبر ۴۴ حاجی محمد یونس بلڈنگ یوسف علی بھائی روڈ رامسوامی کراچی

گواہ شد: عالم الدین احمدیہ ہال میگزین لین کراچی۔

گواہ شد: عبدالرشید سماٹوی۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۶

میں فضل قادر۔ ولد سلطان بخش صاحب قوم بٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن رحمت آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۱۰ ایکڑ زمین زرعی نہری واقعہ رحمت آباد مالیتی ۶۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: فضل قادر۔ رحمت آباد۔ نزد لطیف نگر ضلع تھرپارکر

گواہ شد: محمد صادق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لطیف نگر ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد: فضل احمد۔ صدر جماعت احمدیہ لطیف نگر ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۷

میں غلام جنت بیوہ میاں جان محمد صاحب مرحوم قوم چغتائی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۔۔ ۵۰۰ روپے

۲۔ نقد ۔۔ ۔۔ ۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے بالا۔ الامۃ: غلام جنت B/295 محلہ پیر ٹنگاں۔ بھاٹی گیٹ لاہور

گواہ شد: محمد محمود اقبال۔ آڈیٹر جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔

گواہ شد: مستری نذر محمد سیکرٹری رشتہ ناطہ بھاٹی گیٹ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۸

میں عبدالغفور ناصر ولد منشی محمد عبداللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ پنشن عمر ۶۴ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ جدی جائداد ۵ کنال اراضی واقعہ درگانوالی مالیتی ۱۵۶۲ روپے

۲۔ خود پیدا کردہ ۲۴ کنال " ۷۵۰۰ "

۳۔ ایک عدد چاہ آب پاشی " ۳۰۰۰ "

۴۔ ایک عدد اصطبل مویشی " ۳۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالغفور ناصر B-72 بلاک نمبر ۱۴ فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸

گواہ شد: چوہدری عبدالرحیم موضع درگانوالی ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: حکیم شریف احمد۔ موضع درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۹

میں امۃ السمیع راشدہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵/- روپیہ ہے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ السمیع راشدہ بنت مولانا ابوالعطاء جالندھری ربوہ

گواہ شد:۔ ابوالعطاء جالندھری ربوہ

گواہ شد:۔ عطاء الکریم شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ربوہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر یحییٰ خاں ڈھاکہ پہنچ گئے

کراچی ۱۶ مارچ صدر یحییٰ خاں عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمان سے آئینی بحران پر بات چیت کرنے کے لئے کل شام ڈھاکہ پہنچ گئے۔ ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر لفٹیننٹ جنرل ٹکا خاں ناظم مارشل لاء زون بی نے آپ کا استقبال کیا۔ خیال ہے کہ صدر یحییٰ خاں اور عوامی لیگ کے سربراہ کے درمیان آج باقاعدہ مذاکرات شروع ہو جائیں گے جن میں موجودہ سنگین بحران کو دور کرنے کے لئے عوامی لیگ کی پیش کردہ چار شرائط پر غور کیا جائے گا۔ شیخ مجیب نے ۲۵ مارچ کو قومی اسمبلی میں شرکت کیلئے یہ شرائط پیش کی تھیں کہ مارشل لاء اٹھا لیا جائے۔ مشرقی پاکستان میں فائرنگ کی تحقیقات کرائی جائے فوجوں کو بیرکوں میں واپس بھیجا جائے اور اقتدار عوامی نمائندوں کو منتقل کیا جائے۔

یوم پاکستان شان و شوکت سے منایا جائیگا

راولپنڈی ۱۶ مارچ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خاں ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کے موقع پر قوم کے نام ایک پیغام جاری کریں گے اس دن ملک بھر میں عام تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے اور اسے پورے ملک میں معمول کے مطابق پورے وقار سے منایا جائے گا۔ دن کا آغاز راولپنڈی میں ۳۱ توپوں کی سلامی سے ہو گا۔ جب کہ تمام صوبائی دار الحکومتوں میں اکیس اکیس توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ سرکاری اور نجی عمارات پر قومی پرچم لہرایا جائے گا۔

مرکزی حکومت اکثریتی پارٹیوں پر مشتمل ہونی چاہیئے

کراچی ۱۶ مارچ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ مرکز میں اقتدار ملک کے دونوں حصوں کی اکثریتی پارٹیوں کے حوالے کیا جائے اور صوبوں میں ہر صوبے کی اکثریتی پارٹیوں کی حکومت ہونی چاہیئے مسٹر بھٹو نے کل سہ پہر ایک پریس کانفرنس میں لکھا ہوا ایک بیان پڑھا جس میں انہوں نے کہا کہ ملک کو متحد رکھنے کی واحد صورت یہی ہے کہ مرکز میں اکثریتی پارٹیوں کی حکومت بنائی جائے۔ ہم متحدہ پاکستان چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم مرکز میں دونوں اکثریتی پارٹیوں کی شرکت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

ضلع جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ ختم کر دی گئی

جھنگ ۱۶ مارچ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے ضلع بھر میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلوس نکالنے پانچ یا پانچ سے زائد افراد کے اجتماع، اسلحہ لے کر چلنے نعرے لگانے اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر عائد شدہ پابندیاں واپس لے لی ہیں یہ پابندیاں گذشتہ ماہ عائد کی گئی تھیں اس حکم پر فوری طور پر عمل درآمد ہو گا۔

لنکا کو جمہوریہ بنایا جائے گا

کولمبو ۱۶ مارچ لنکا کو بہت جلد جمہوریہ بنایا جا رہا ہے اس سلسلہ میں لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے نے ایوان نمائندگان میں جمہوری آئین کے نفاذ کے سلسلہ میں پہلی قرارداد پیش کی ان کے اس اقدام کو ایوان نے بہت سراہا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ ہم اپنے ملک کو جمہوری سلطنت بنانا چاہتے ہیں۔

امریکہ اور جنوبی ویٹ نام کی دس ہزار فوج کا صفایا

ہنوئی ۱۶ مارچ ہنوئی ریڈیو نے یہ اطلاع نشر کی ہے کہ جب سے امریکہ اور جنوبی ویٹ نام نے لاؤس پر حملہ کیا ہے دس ہزار حملہ آور فوج ہلاک کی جا چکی ہے اس میں سے آٹھ ہزار فوج جنوبی ویٹ نام کی اور دو ہزار امریکہ کی ہے۔ نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ پھنسٹھ لاؤ توپیں۔ ۱۰ جنوبی ... سے اب تک ۵ بٹالین۔ ایک بکتر بند ڈویژن اور اٹھارہ کمپنیوں کا بالکل صفایا کر چکی ہیں اور تین سو سے زائد امریکی طیارے ہوں کو گرا چکی ہیں۔

لیبیا تیل کی صنعت کو قومی تحویل میں لے لیگا

طرابلس ۱۶ مارچ لیبیا نے یورپی کمپنیوں کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے تیل کی قیمت میں اضافے کو تسلیم نہ کیا تو تیل کی صنعت کو سرکاری تحویل میں لے لیا جائے گا۔ حکومت نے یہ دھمکی لیبیا کے تیل کے وزیر اور تیل کمپنیوں کے ۲۵ نمائندوں کے ایک اجلاس میں دی۔

جنرل حافظ الاسد نے حلف اٹھا لیا

بیروت ۱۶ مارچ شام کے پہلے منتخب صدر جنرل حافظ الاسد نے ۱۴ مارچ کو دمشق میں اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ آئین کے مطابق وہ سات سال تک صدر رہیں گے

ضرورت ہے

انٹرنیشنل ٹریکٹر کے لئے

ڈرائیور درکار

ہے۔ کام علاقہ لیہ میں کرنا ہو گا
تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی۔
عمر ۲۰ - ۳۵ سال ہو۔

عنایت اللہ

A-۲۳۰ سیٹلائٹ ٹاؤن۔ سرگودھا

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم میاں رفیق احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کو مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۷۱ء کو بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم میاں گل محمد صاحب آف لائل پور کی پوتی اور ملک عمر علی صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولودہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادم دین بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

موصی خواتین کے بارے میں ایک ضروری اعلان

موصیوں کے حالات کی اطلاع کے لئے گذشتہ شوریٰ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جہاں دس موصی احباب ہوں وہاں پر تین دوستوں کی ایک سب کمیٹی صدر موصیان مقامی کی رپورٹ پر منظور کی جائے گی۔ جو تمام موصیوں کے متعلق مرکز میں رپورٹ بھجوائے گی۔

اس سلسلہ میں یہ سوال حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ موصی خواتین میں نائب صدر موصیات کو قواعد کی رو سے صدر کی حیثیت حاصل ہے۔ کیا جہاں پر دس موصی مستورات ہوں وہاں پر نائب صدر موصیات بھی اپنے ساتھ دو موصی خواتین کو مقرر کر کے کمیٹی کی منظوری حاصل کر کے رپورٹ کریں گی۔ اس پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اثبات میں ارشاد فرمایا ہے

پس اعلان کیا جاتا ہے کہ جس مقام پر دس موصی خواتین ہوں وہاں کی نائب صدر صاحبہ موصیات اپنے ساتھ دو بہنوں کو تجویز کر کے کمیٹی کی منظوری مرکز سے حاصل کریں

صدر مجلس کار پرداز ربوہ

اسلام کا ایک اہم فریضہ —— زکوٰۃ

پانچ ارکان اسلام میں سے زکوٰۃ بھی ایک اہم رکن ہے۔ قرآن کریم میں قریباً ہر ایسی آیت میں جہاں ادائیگی نماز کی تاکید کی گئی ہے ساتھ ہی ادائیگی زکوٰۃ کا بھی حکم ہے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی تعمیل میں دین کیلئے خرچ کرنے میں دنیائے اسلام میں اپنی مثال آپ ہے جماعت کے صاحب نصاب احباب جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ اپنے ذمہ واجب زکوٰۃ مرکز میں بھیجتے رہتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ تاہم دفتر ہذا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ گاہے بگاہے یاد دہانی کراتا رہے۔ لہٰذا امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ احباب جماعت کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں۔ لجنہ کی صدر صاحبات بھی صاحب نصاب خواتین سے زکوٰۃ وصول کرنے کی کوشش کریں زکوٰۃ کے چیدہ چیدہ مسائل درج ذیل ہیں

۱ زکوٰۃ کی تمام رقوم بہ ارشاد حضرت امام مرکز میں آنی چاہییں

۲ زیورات جو عام طور پر مستورات کے استعمال میں آتے رہتے ہیں وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں البتہ ایسے زیورات جو کبھی کبھار استعمال میں لائے جائیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۳ نصاب کی مقدار ۵۲ تولہ چاندی یا اسکی مالیت کے برابر نقدی یا سونے کے زیورات ہے ایک سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد اس کا چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے

۴ جو روپیہ بنک میں جمع ہو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کیونکہ اس پر ہر وقت مالک کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اس کی حیثیت ایسی ہے جیسے گھر میں پڑا ہو یا کسی کے پاس امانت میں محفوظ رکھا ہوا۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں ایک عظیم روحانی انقلاب کا نہایت خوشکن آغاز

سیرالیون کے بعض سرکردہ افراد پر رؤیائے صادقہ کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کا انکشاف

ایک ہی مقام کے سات افراد کا قبولِ احمدیت اور حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ان کا اخلاص نامہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب اپنے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے دوران سیرالیون کے شہر بو (Bo) تشریف لے گئے تو TORU علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف نے حضور کی پیشوائی کے لیے حضور کی خدمت میں سترہ افراد پر مشتمل ایک وفد بھجوایا تھا۔ یہ وفد حضور کی ملاقات اور حسنِ سلوک سے بہت متاثر ہو کر واپس گیا۔ بعد ازاں اس پیراماؤنٹ چیف نے حضور اقدس کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں اپنے ایک خواب کا ذکر کیا کہ اس نے آسمان سے ستاروں کو گرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضور نے اس خواب کی یہ تعبیر فرمائی کہ یہ پیراماؤنٹ چیف آہستہ آہستہ اپنے ارد گرد کے علماء سے بیزار ہو جائے گا۔ اور وہ اس کی نظر سے گر جائیں گے۔ اور چیف اور اس کے لوگوں کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملے گی۔

چنانچہ اس کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں اور TORU سے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک خط ملا ہے جس میں سات افراد نے حضور کی خدمت میں قبول احمدیت کی اطلاع ارسال کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ ان کی بیعت منظور فرمائی جائے انہوں نے حضور کی خدمت میں لکھا ہے کہ آج سے ساڑھے تین سال پہلے ہمارے علاقہ میں احمدیہ سیکنڈری سکول کا قیام عمل میں آیا تھا اس وقت سے ہم جماعت احمدیہ کے بارے میں تحقیق کر رہے ہیں اور آخر کار ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ ہمارے پیراماؤنٹ چیف نے سچ کہا تھا کہ احمدیت کا منبع و ماخذ صرف اور صرف قرآن مجید ہے۔

۲۔ دوسری بات جس نے ہمیں بہت متاثر کیا وہ حضور کا حسن سلوک اور مشفقانہ طرز عمل تھا۔ جس کی شہادت ہمارے شہر سے بھجوائے جانے والے سترہ افراد پر مشتمل وفد کے ارکان نے دی جو حضور کی ملاقات کے لئے بو (Bo) بھجوایا گیا تھا۔ یہ امر ہم سب کی عزت افزائی کا موجب تھا کہ وفد کے تمام اراکین کو جو غیر از جماعت افراد پر مشتمل تھا حضور نے باری باری مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا۔

۳۔ تیسری بات جس نے ہمیں از حد متاثر کیا وہ یہ تھی کہ حضور نے TORU میں سکول کا قیام فرمانے کے بعد اب اسی علاقہ میں احمدیہ ہیلتھ سنٹر کے قیام کی درخواست کو بھی قبولیت سے نوازا ہے

جماعت کی ان مخلصانہ اسلامی خدمات اور انسانیت کی خاطر بے لوث قربانیوں نے ہمیں اس یقین تک پہنچایا ہے کہ یہ جماعت یقیناً خدا کی جماعت ہے جو حق پر قائم ہے۔

۴۔ چوتھی بات جو احمدیت کی شناخت کے سلسلہ میں ہماری رہنمائی کا باعث ہوئی وہ یہ تھی کہ ہم میں سے بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی سچائی کی طرف نشاندہی فرمائی۔ چنانچہ ہمارے ایک دوست الحاج حسن کاول نے حال ہی میں خواب میں دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر ایک خوبصورت شہر ہے۔ جس کے تمام مکانات پر سفیدی کی ہوئی ہے اس شہر کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر خواب میں ہی الحاج حسن کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش وہ بھی اس شہر کے مکینوں میں شامل ہو جائیں۔ اور جب انہوں نے اس شہر کے مکینوں کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے ایک آواز سنی جس نے کہا یہ شہر احمدی لوگوں کا ہے۔

ان سات افراد نے اپنے خط میں مزید لکھا کہ ہماری قبولِ احمدیت کی خبر شہر میں ان سعید روحوں کے لئے خوشی و مسرت کا باعث ہوئی ہے جو عرصہ سے جماعت اور اس کی اسلامی خدمات میں دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج مبلغ سیرالیون نے اپنے حالیہ خط میں حضور کی خدمت میں اطلاع دی ہے کہ ان سات افراد کے قبولِ احمدیت کی وجہ سے TORU کا پیراماؤنٹ چیف بہت خوش ہوا ہے وہ خود بھی احمدیت کی صداقت کا قائل ہو چکا ہے مگر ابھی اعلان کرنے سے ڈرتا ہے کہ بعض علماء جو اس کی چیفڈم میں ہیں اس کے مخالف ہو جائیں گے۔ تاہم وہ لوگوں کو قبول احمدیت کی تحریک کرتا رہتا ہے۔ امید ہے اس علاقہ میں احمدیت کو جلد ترقی نصیب ہوگی اور وہ چیف خود بھی عنقریب احمدیت قبول کرے گا۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

"ہفتہ وقفِ جدید" اور چندہ "دفتر اطفال وقفِ جدید"

"جیسا کہ احباب کو علم ہے ۱۴ ۳/۵۰ تا ۲۱/۳ مجلس وقفِ جدید کے فیصلہ کے مطابق ہفتہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ بذریعہ اعلان ھذا احباب جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا مقصود ہے کہ ہفتہ مذکور کے دوران اطفال، ناصرات اور کم عمر بچوں کے بھی علیحدہ طور پر وعدہ جات لئے جائیں۔ اور گزشتہ سال کے بقایا جات بھی وصول کر کے بھجوائے جائیں۔ رقم بھجواتے وقت "بقایا" کا لفظ ضرور لکھا جائے۔

نیز جس جماعت میں سیکرٹری وقف جدید یا نائب سیکرٹری وقف جدید اطفال کا تقرر نہ ہوا ہو وہاں مذکورہ عہدیداران کا تقرر فرما کر مشاورت سے قبل دفتر وقف جدید کو مطلع فرمایا جائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ۱۶ ویں بین الکلیاتی مباحثات

ربوہ ۔ تعلیم الاسلام کالج سٹوڈنٹس یونین کے سولہویں بین الکلیاتی مباحثات ۱۷، ۱۸؍مارچ کو کالج ہال میں منعقد ہو رہے ہیں۔ انگریزی مباحثہ ۱۷؍مارچ کو دو بجے بعد دوپہر اور اردو مباحثہ ۱۸؍مارچ کو دو بجے بعد دوپہر شروع ہو گا۔

قرار داد زیر بحث یہ ہے۔ (انگریزی) HUMANITY IS SUFFRING FROM SCIENCE

اردو:۔ "پاکستان کی قیادت طلبہ کو ملنی چاہیئے"۔

مباحثہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں نقرئی و طلائی تمغے تقسیم کئے جائیں گے۔

(طارق بشیر سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

درخواست دعا

مکرم سید محمد لطیف صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں صحت بہت کمزور ہو چکی ہے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مختار احمد ہاشمی ربوہ)

۲۔ مکرم خواجہ رحمت صاحب کارکن دفتر مینجر روزنامہ الفضل ربوہ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں بیماری میں گو افاقہ ہے لیکن کمزوری زیادہ ہو گئی ہے احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

(ہدایت احمد ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴